شانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ
بزبانِ فاتحِ خیبر رضی اللہ عنہ
ازقلم
حافظ محمد عطاء الرحمن قادری رضوی
مکتبہ اعلیٰ حضرت

نعتِ رسول مقبول ﷺ

امام احمد رضا خاں محدث بریلوی علیہ الرحمہ

جان و دلِ من باد فدائے شہِ بطحا
بادا سر این خستہ و پائے شہِ بطحا

در وسعتِ قطرہ نبود مدحتِ دریا
وصفِ شہِ بطحا و خدائے شہِ بطحا

یارب تو برائے علم افرازیِ ماہم
محشور کنی زیرِ لوائے شہِ بطحا

میگفت سلیماں بہمہ حشمت و شوکت
سلطانِ جہاں است گدائے شہِ بطحا

میگریم و می نالم و می سوزم ازیں غم
یارب برسانم بسرائے شہِ بطحا

داغ و تپش و سوز و گداز و الم و درد
دارد دلِ من جملہ برائے شہِ بطحا

از جملہ بلا امن و امانِ دوجہان ست
یک سایۂ دامانِ عبائے شہِ بطحا

بکشودِ زباں طائرِ سدرہ چو نخستیں
شد نغمۂ زن از وصف و ثنائے شہِ بطحا

صد عرش بروں رفت زخود از جہتِ ناز
گر دید سرِ عرش چو جائے شہِ بطحا

محبوبِ خدا رہروِ اسرا شہِ کونین
ایں رتبہ کہ آورد سوائے شہِ بطحا

بیرون فگن از سر چو رضا ایں ہمہ سودا
میخواہ بہر کارِ رضائے شہِ بطحا

خلیفۂ اول حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں حضرت علی شیرِ خدا

رضی اللہ عنہ کا خراجِ عقیدت

بعنوان

شانِ صدیقِ اکبر

بزبان

فاتحِ خیبر رضی اللہ عنہما

از قلم

حافظ محمد عطاء الرحمٰن قادری رضوی

مکتبہ اعلیٰ حضرت

لاہور، پاکستان

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب .... شانِ صدیقِ اکبر بزبانِ فاتح خیبر رضی اللہ عنہما

مصنف .... الحاج حافظ محمد عطاء الرحمٰن قادری رضوی

ایم۔اے۔اسلامیات، ایم۔اے ایجوکیشن ڈپلومہ عربی

صفحات 40

ہدیہ ....

سنِ اشاعت .... جمادی الآخرۃ 1427ھ بمطابق جولائی، 2006ء

ناشر .... مکتبہ اعلیٰ حضرت

ملنے کا پتہ

مکتبہ اعلیٰ حضرت

الحمد مارکیٹ دکان نمبر 25 غزنی سٹریٹ 40 اردو بازار، لاہور

Voice: 042-7247301   0300-8842540

فہرست عنوانات

نمبر	عنوان	صفحہ
1	انتساب	4
2	تاثرات (علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری)	5
3	پیش لفظ	6
4	صداقتِ صدیقِ اکبر	9
5	صحابیتِ صدیقِ اکبر	10
6	اہلِ جنت کے سردار	11
7	محبتِ صدیقِ اکبر	12
8	دعائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	12
9	قیامت تک کے مسلمانوں کا ثواب	12
10	امامتِ صدیقِ اکبر	13
11	رفاقتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	13
12	ساری اُمت سے افضل	14
13	سفرِ ہجرت میں صدیقی معیت	14
14	سب سے پہلے مسلمان	16
15	سب سے بڑے بہادر	16
16	جامع القرآن	18
17	اسلام کی بقا کا سبب	18
18	ہر نیک کام میں سبقت لے جانیوالے	19
19	اللہ تعالیٰ کے پیارے	19
20	محبتِ صدیقِ اکبر کا انعام	20
21	سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ	21
22	افضلیتِ سیدنا صدیق اکبر	22
23	خیرِ اُمت	22
24	ترتیبِ فضیلت بہ ترتیبِ خلافت	23
25	چار باتوں میں سبقت	25
26	خلافتِ سیدنا صدیق اکبر	25
27	حضرت ابوبکر کی اطاعت لازمی	26
28	خلافتِ صدیقی کو خراجِ تحسین	27
29	گستاخانِ صدیقِ اکبر پر ضربِ حیدری	28
30	گستاخ کی جلاوطنی	28
31	اسی کوڑے کی سزا	29
32	گستاخوں کی سزا قتل	30
33	گستاخوں سے اظہارِ نفرت	30
34	باہمی عقیدت ومحبت	32
35	ماخذ ومراجع	39
36	قطعاتِ تاریخ	40

انتساب

حضرت محدثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ

کے نام

جنہوں نے ساری زندگی احترامِ صحابہ کرام اور محبتِ اہلِ بیتِ عظام کا درس دیا۔

مولانا ضیاء القادری نے کیا خوب کہا ہے:

آپ کے اخلاق تھے خلقِ عظیمِ مصطفیٰ ٭ کیا مبارک آپ کے کردار تھے شیخ الحدیث
تھے ابوبکر و عمر عثمان کے مدحت طراز ٭ مدح خوانِ حیدرِ کرّار تھے شیخ الحدیث
تھے مبلغ آپ تکریم شہِ لولاک کے ٭ واصفِ اصحاب اور انصار تھے شیخ الحدیث
تھے فدائی عالموں، ولیوں کے، اہلبیت کے ٭ خاک بوسِ عترتِ اطہار تھے شیخ الحدیث

محتاجِ کرم:

محمد عطاء الرحمٰن قادری رضوی عفی عنہ

تاثرات

استاذ العلماء، صوفی باصفا، محسنِ اہلِ سنت، پیرِ طریقت، شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری برکاتی مدظلہ

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم وعلیٰ آله واصحابه اجمعین۔

یوں تو تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آسمانِ ہدایت کے ستارے ہیں، لیکن ان سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، اس پر اہل سنت و جماعت کا اجماع ہے، احادیث مبارکہ اور خاص طور پر اسد اللہ الغالب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ارشادات کے پڑھنے کے بعد کسی محبِ علی (رضی اللہ عنہ) کیلئے ان کی افضلیت کا انکار ممکن نہیں ہے۔

فاضلِ نوجوان اور اعمالِ صالحہ سے آراستہ مولانا حافظ محمد عطاء الرحمٰن حفظہ اللہ نے پیش نظر رسالہ ''شانِ صدیقِ اکبر بزبان فاتحِ خیبر'' (رضی اللہ عنہما) میں حضرت فاتح خیبر رضی اللہ عنہ کے کثیر ارشادات جمع کر دیے ہیں۔ جن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عظمت و فضیلت کا پتا چلتا ہے، ان ارشادات عالیہ کے پڑھنے سے ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔

مولائے کریم فاضل عزیز کو جزائے خیر عطا فرمائے اور مزید علمی، اعتقادی اور اصلاحی کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۱۵ جمادی الآخرۃ ۱۴۲۷ھ
۱۲ جولائی ۲۰۰۶ء

محمد عبدالحکیم شرف قادری
بانی مکتبہ قادریہ، لاہور

پیش لفظ

صحابۂ کرام علیہم الرضوان کا مقام و مرتبہ ساری امت سے افضل و اعلیٰ ہے۔ اب قیامت تک چاہے کوئی کتنی ہی عبادت و ریاضت کرے، ان کے برابر نہیں ہوسکتا۔ یہ شان ہر صحابی کو حاصل ہے تو پھر ذرا سوچیے کہ امام الصحابہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے برابر کون ہوسکتا ہے؟ جنہوں نے مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ پھر تبلیغِ اسلام کی راہ میں آنے والی مشکلات کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ سفرِ ہجرت میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت و معیت کا شرف حاصل کیا۔ اسی مناسبت سے "یارِ غار" کا مشہور و معروف لقب آپ کو ملا۔ اللہ کے حکم سے اس کے محبوب کی بارگاہ سے انہیں صدیق اکبر کا خطاب ملا۔ وزیر و مشیرِ حبیبِ کبریا کا درجہ آپ کو حاصل ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں، بلکہ ان میں سے پانچ حضرات کو اسلام قبول کرنے پر آپ ہی نے آمادہ کیا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تاکیدی حکم پر مصلیٰ رسول پر کھڑے ہوکر صحابہ کی امامت کا شرف بھی آپ ہی کو ملا۔ آپ ہی کو سید الاتقیاء کے لقب سے پکارا گیا۔ بلا فصل خلافتِ مصطفیٰ کا تاج بھی آپ ہی کے سرِ اقدس پر سجا۔ پھر روضۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں قیامت تک کیلئے قیام کا اعزاز بھی آپ کو عطا ہوا۔

انہی سعادتوں اور فضیلتوں کی وجہ سے اہلِ سنت کا یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انبیاء و رسل علیہم السلام کے بعد ساری امت سے افضل ہیں۔ قرآن حکیم کی کئی آیاتِ مبارکہ اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیسیوں احادیثِ طیبہ سے یہ عقیدہ ثابت ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ اس قدر واضح آیاتِ قرآنی و احادیثِ نبوی اور اجماعِ اُمت بلکہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے اجماع کے بعد بھی بعض لوگ اپنی ناواقفیت اور جہالت کی وجہ سے یا دانستہ اُمتِ مسلمہ میں انتشار پیدا کرنے کیلئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو نہ صرف امت سے افضل قرار دیتے ہیں بلکہ اس فاسد عقیدے کی تشہیر کرتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے اور نہ خدا سے ڈرتے ہیں۔ بلکہ یہاں تک گستاخی اور بے ادبی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ خلافت، حضرت علی المرتضیٰ

رضی اللہ عنہ کا حق تھا جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چھین لیا۔ (معاذ اللہ)

ان لوگوں کو نصیحت کرنے کیلئے راقم السطور نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے وہ ارشادات جمع کیے ہیں جن میں انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ایسے ایسے فضائل ومناقب بیان فرمائے ہیں جنہیں پڑھ کر ایمان میں تازگی اور عقیدہ میں پختگی پیدا ہوتی ہے، ان ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی شیرِ خدا، حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت کا نہ صرف واضح الفاظ میں اقرار واعتراف کرتے تھے بلکہ اس عقیدے کے خلاف بات کرنے والوں کو سزا دینے کا برسرِ منبر اعلان فرماتے تھے۔

ان ارشادات سے اہلِ سنت کے اس اجماعی عقیدے کی بھی تائید وتصدیق ہوتی ہے کہ خلفائے راشدین کے درمیان خلافت کا کوئی جھگڑا نہیں تھا۔ وہ باہم شیر وشکر تھے اور آیتِ قرآنی ''رحماء بینھم'' کی عملی تصویر تھے۔ یہ ارشادات پڑھ کر محبانِ علی کو چاہیے کہ وہ حضرت علی کے ارشادات واحکامات کے مطابق اپنے عقیدہ کو سنواریں اور افضلیتِ سیدنا صدیق اکبر کے اجماعی عقیدے سے اختلاف کی جسارت نہ کریں۔ دیکھئے عبدالرزاق صاحبِ مصنف جیسے جلیل القدر محدث ان ارشاداتِ علی المرتضیٰ پر کیا تبصرہ کرتے ہیں۔ ان کا یہ قیمتی قول الصواعق المحرقہ میں امام ابنِ حجر مکی اور غایۃ التحقیق میں امام احمد رضا فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔ کہتے ہیں: ''مجھے یہ گناہ کیا تھوڑا ہے کہ علی سے محبت کروں اور علی کا خلاف کروں''۔ یعنی حضرت علی سے محبت بھی کروں اور افضلیتِ سیدنا صدیقِ اکبر کے متعلق آپ کے احکامات کی اطاعت نہ کر کے آپ کی ناراضگی مول لوں۔

اس کتاب کا نام ''شانِ صدیقِ اکبر بزبانِ فاتحِ خیبر رضی اللہ عنہما'' رکھا ہے۔ اس میں فرموداتِ مرتضوی کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے دو آیات کی تفسیر حضرت علی المرتضیٰ کی بیان کردہ ہے۔ پھر انہی کی روایت کردہ 10 احادیثِ پاک ہیں۔ پھر خاص آپ کے ارشادات 30 ہیں۔ آخر میں حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی شیرِ خدا کا باہمی مکالمہ ہے، جو نور الابصار سے لیا گیا ہے۔ یہ تاریخی مکالمہ جس میں کئی احادیثِ پاک ہیں دونوں جلیل القدر صحابہ کی باہمی محبت وعقیدت کا پکار پکار کر اعلان کر رہا ہے۔

ہر روایت کا حوالہ اصل عربی کتب سے دیا گیا ہے۔ کتاب کے آخر میں مآخذ و مراجع کے عنوان کے تحت ان کتب کے نام بمع اسمائے مصنفین و ناشرین حروفِ تہجی کی ترتیب سے لکھ دیے گئے ہیں۔ آخر میں مجھے یہ اعتراف کرتے ہوئے کوئی جھجھک نہیں کہ کتاب ھٰذا میں اگر کوئی خوبی ہے تو وہ امام الصحابہ حضرت سیدنا صدیقِ اکبر کے ذکر مبارک اور حضرت سیدنا علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہما کے فرمودات و ارشادات کی برکت سے ہے اور اگر کوئی خامی ہے تو وہ راقم السطور کی علمی کم مائیگی کی وجہ سے ہے۔ اہلِ علم سے درخواست ہے کہ اگر کہیں کوئی فروگذاشت دیکھیں تو مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

انتہائی ناسپاسی ہوگی اگر میں شکریہ ادا نہ کروں استاذ العلماء حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری برکاتی، مولانا قاضی محمد مظفر اقبال رضوی، اور مولانا حافظ محمد ضیاء الرحمٰن قادری کا جنہوں نے قدم قدم پر رہنمائی فرمائی اور مفید مشوروں سے نوازا۔

اس وقت جبکہ میں یہ سطور لکھ رہا ہوں، میرے سامنے قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ اقدس کا گنبد اپنی تمام تر جلوہ سامانیوں کے ساتھ نور بکھیر رہا ہے۔ جبکہ حضرت سلطان الہند خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا حجرۂ اعتکاف بھی قریب ہے۔ برصغیر کے ان دو عظیم مبلغینِ اسلام اور جلیل القدر اولیاءِ کرام کے توسل سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو امتِ مسلمہ میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کا ذریعہ بنائے۔ میرے لیے، میرے اساتذہ، والدین اور احباب کیلئے نجات و فلاح کا سبب بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین، صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ وذریتہٖ و اولیاء اُمتہٖ و علماءِ ملتہٖ واھل سنتہٖ اجمعین۔

طالبِ دعا

محمد عطاء الرحمن قادری رضوی
۲۲۱۔ الجنت ٹاؤن نزد حسین آباد
رائیونڈ روڈ، لاہور

۲۳ جمادی الآخرۃ ۱۴۲۷ھ
۱۹ جولائی ۲۰۰۶ء
0333-4731307

شانِ صدیقِ اکبر بزبانِ فاتحِ خیبر رضی اللہ عنہما

شانِ صدیقی میں نازل ہونیوالی آیات کی علوی تفسیر

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن حکیم میں جا بجا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان بیان فرمائی ہے۔ ان آیات پر مشتمل ایک مکمل کتاب حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائی تھی۔ ہم یہاں پر صرف وہ دو آیاتِ مبارکہ تحریر کر رہے ہیں جن کی تفسیر وتشریح کرتے ہوئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے شانِ صدیقِ اکبر بیان فرمائی ہے:

1۔ صداقتِ صدیقِ اکبر کی جانب قرآن پاک کا اشارہ:

قرآن حکیم کی سورۃ الزمر میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ۔

''اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی، یہی ڈر والے ہیں''۔

اس آیت کی تشریح وتوضیح میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

والَّذِیْ جَآءَ بِالْحَقِّ مُحَمَّدٌ وَصَدَّقَ بِهٖ ابوبکر الصّدیق۔ (1)

''وہ جو حق یعنی دینِ اسلام لے کر آئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جنہوں نے ان کی تصدیق کی وہ ابوبکر صدیق ہیں''۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ برسرِ منبر علی الاعلان حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے مقامِ صدیقیت کا تذکرہ فرماتے تھے۔ چنانچہ ابو یحییٰ کہتے ہیں:

---

(1) (i) ابنِ عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، صفحہ 222 (ii) جلال الدین سیوطی، مولانا، تاریخ الخلفاء، صفحہ 49

لا اُحصی کم سمعت علیا یقول علی المنبر :ان اللّٰہ سمی ابوبکر علٰی لسان نبیہٖ صدیقاً۔(1)

''میں نے بارہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالٰی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام صدیق رکھا''۔

یونہی حکیم بن سعد روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک بار قسم اٹھا کر یہ فرماتے ہوئے سنا:

انزل اللّٰہ اسم ابی بکر من السماء الصدیق۔(2)

''اللہ تعالٰی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام صدیق آسمان سے نازل فرمایا ہے''۔

2- صحابیتِ صدیقِ اکبر کا ذکر قرآن مجید میں:

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت و رفاقت قرآن کریم سے ثابت ہے اور اس کا انکار، قرآن پاک کا انکار ہے۔ اسی فضیلت و عظمت کا تذکرہ فرماتے ہوئے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمام لوگوں کی اللہ نے مذمت کی ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی یوں تعریف کی ہے:

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ...... الخ(3)

''اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بے شک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا، صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے، غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے''۔

1- جلال الدین سیوطی مولانا، تاریخ الخلفاء، صفحہ 30

2- جلال الدین سیوطی، مولانا، تاریخ الخلفاء، صفحہ 30

3- علی متقی، کنز العمال، جلد 12، صفحہ 515

شانِ صدیقِ اکبر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ احادیث

حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں وارد ہونے والی احادیث پاک کی تعداد تقریباً 316 ہے۔ یہاں پر موضوع کی مناسبت سے ہم صرف وہی احادیث پاک نقل کر رہے ہیں جو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ہیں۔

1- اہلِ جنت کے سردار:

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اہلِ جنت کے سردار ہیں۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا تو حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی اچانک آتے نظر آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا:

هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ۔(1)

''یہ دونوں نبیوں اور رسولوں کے سوا سب اولین و آخرین ادھیڑ عمر جنتیوں کے سردار ہیں۔ اے علی! تم انہیں نہ بتانا''۔

مسند امام احمد بن حنبل اور کنز العمال میں و شبابھا کے الفاظ بھی موجود ہیں یعنی ادھیڑ عمر جنتیوں کے ساتھ ساتھ جوانوں کے بھی سردار ہیں۔(2)

قرآن و حدیث کے ترجمان، امام احمد رضا خان، اسی حدیث پاک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فرماتے ہیں یہ دونوں ہیں سردارِ دو جہاں
اے مرتضیٰ عتیق و عمر کو خبر نہ ہو (3)

1- الفاظ کے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ یہ حدیث پاک مندرجہ ذیل کتب میں موجود ہے:
(i) محمد بن عیسیٰ ترمذی، امام، جامع ترمذی صفحہ 207 (ii) ابویعلیٰ الموصلی، مسند ابی یعلیٰ، ص 273، ج 1
(iii) ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی، سُنن ابن ماجہ، الجزء الاول، صفحہ 79 اس میں مادامًا حیین کے الفاظ زائد ہیں۔
(iv) ابوبکر عبداللہ بن ابی شیبہ، مصنف بن ابی شیبہ ج 12، ص 11

2- (i) احمد بن حنبل، امام، مسند، صفحہ 603، جزء 2 (ii) علاء الدین علی المتقی، کنز العمال ج 13، ص 17

3- احمد رضا خان، امام، حدائق بخشش صفحہ 87

2- حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے محبت، جنتی ہونے کی ضمانت:

حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے سچی محبت کرنیوالے جنت میں داخل ہوں گے۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا سہارا لیے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو حضرت ابوبکر وعمر (رضی اللہ عنہما) خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضٰی سے فرمایا: ''اے علی! کیا تم ان دونوں بزرگوں سے محبت کرتے ہو؟'' عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ فرمایا: ''ان سے محبت رکھو جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔ (1)

3- دعائے مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم:

حضرت علی المرتضٰی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رحم اللّٰہ ابابکر زوجنی بنتہٗ و حملنی اِلٰی دار الھجرۃ واعتق بلالاً من مالہٖ۔(2)

''اللہ تعالٰی ابوبکر پر رحم فرمائے کہ انہوں نے اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کیا، اور دارالہجرت یعنی مدینہ تک پہنچایا اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کروایا''۔

4- قیامت تک کے مسلمانوں کا ثواب:

قیامت تک کے مسلمانوں کا ثواب اللہ تعالٰی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عطا فرما دیا ہے۔ چنانچہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، وہ ابوبکر کو فرما رہے تھے:

یا ابابکر اِن اللّٰہ اعطانی ثواب من آمن بی منذ خلق آدم اِلٰی ان بعثنی، وان اللّٰہ اعطاك یا ابابکر ثواب من آمن بی منذ بعثنی اللّٰہ اِلٰی ان تقوم الساعۃ۔(3)

1- (i) ابنِ عساکر، تاریخ دمشق الکبیر جزء 32، ص 94 (ii) علاء الدین علی المتقی، کنز العمال ج 13، ص 13

2- (i) ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر جزء 32، ص 42 (ii) ابو یعلی الموصلی، مسند ابی یعلی ج 1، ص 281

3- (i) خطیب بغدادی، تاریخ بغداد ج 5، ص 10 (ii) ابنِ عساکر، تاریخ دمشق الکبیر جزء 32 صفحہ 79

''اے ابوبکر آدم (علیہ السلام) سے لے کر میری بعثت تک جو لوگ مجھ پر ایمان لائیں گے ان کا ثواب اللہ نے مجھے عطا کیا اور میری بعثت سے لے کر قیامت تک جو لوگ ایمان لائیں گے ان سب کا ثواب اللہ نے تجھے عطا فرما دیا''۔

5-فرشتوں کی امداد:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے دن مجھ سے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم میں سے ایک کے ساتھ جبریل اور ایک کے ساتھ میکائیل ہیں''۔(1)

6-امامتِ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، اللہ کے حکم سے:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فضیلت و امامت اللہ کے حکم سے عطا ہوئی تھی۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سألت اللّٰه ان یقدّمك ثلاثاً فابیٰ علیّ اِلّا تقدیم ابی بکر۔(2)

''میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تین بار سوال کیا کہ تمہیں امام بناؤں مگر وہاں سے انکار ہوا اور ابوبکر ہی کو امامت کا حکم ہوا''۔

7-رفاقتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مندرجہ ذیل روایت اگرچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وصال کے موقع پر بیان فرمائی لیکن چونکہ اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلسل رفاقت کا ثبوت ملتا ہے اس لیے یہاں درج کی جا رہی ہے:

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تابوت میں رکھا گیا تو لوگوں کا جمگھٹا ہو گیا۔ آپ کا جنازہ اٹھنے سے پہلے لوگ دعائیں مانگتے اور نمازیں پڑھتے

1- ابنِ عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ج 32 صفحہ 86

2- ایضاً، صفحہ 217 ج 48

رہے۔ اچانک ایک شخص نے میرا کندھا پکڑ لیا اور وہ حضرت علی تھے۔ پھر انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیلئے دعائے رحمت کی اور فرمایا: آپ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں جو مجھے آپ کے برابر محبوب ہو کہ وہ خدا کی بارگاہ میں آپ جیسے عمل لے کر جائے۔ خدا کی قسم میں تو یہی گمان کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جناب کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا اور یہ میں نے اس لیے خیال کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بارہا یہ فرماتے ہوئے سنا:

کُنْتُ اَنَا و ابوبکر و عمر وَذَھَبْتُ اَنَا و ابوبکر و عمر و دَخَلْتُ اَنَا و ابوبکر و عمر و خَرَجْتُ اَنَا و ابوبکر و عمر۔

''میں اور ابوبکر وعمر تھے، میں اور ابوبکر وعمر گئے، میں اور ابوبکر وعمر داخل ہوئے، میں اور ابوبکر وعمر رخصت ہوئے''۔ (1)

کیا مقدر ہے صدیق و فاروق کا
جن کا گھر رحمتوں کے خزینے میں ہے

8- ساری اُمت سے افضل:

ساری اُمت پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فضیلت حاصل ہے۔ اس منفرد مقام کو بیان کرتے ہوئے حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر و عمر۔

''اس امت میں نبی کے بعد ابوبکر وعمر سب سے بہتر ہیں''۔ (2)

9- سفرِ ہجرت میں صدیقی معیت:

سفرِ ہجرت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت و خدمت کا ایسا اعزاز حاصل ہوا جس میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ یہ سعادت ازل سے آپ

1- (i) محمد بن اسمٰعیل بخاری، امام، الجامع الصحیح للبخاری، کتاب المناقب ص 520، ج 1
(ii) حاکم نیشاپوری، الحافظ، المستدرک ج 3، ص 68

2- علی متقی، کنز العمال ج 13، ص 20

کی قسمت میں لکھی جا چکی تھی۔ اس عظمت و فضیلت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ یوں روایت کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ جبریل علیہ السلام سے فرمایا:

من يهاجر معي، قال ابوبكر، وهو الصديق۔

''ہجرت میں میرے ساتھ کون ہوگا؟ تو انہوں نے کہا: ابوبکر (جن کا لقب) ''صدیق'' ہے''۔(1)

سایۂ مصطفیٰ مایۂ اصطفیٰ
عز و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اس افضل الخلقِ بعد الرسل
ثانی اثنینِ ہجرت پہ لاکھوں سلام

10- سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی اطاعت، ہدایت کی ضمانت:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اطاعت و پیروی ہدایت کی ضمانت ہے، چنانچہ حضرت علی روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اطيعوا بعدى ابابكر الصديق ثم عمر ترشدوا واقتدوا بهما ترشدوا۔(2)

''میرے بعد ابوبکر صدیق کی پھر عمر کی اطاعت کرو ہدایت پا جاؤ گے اور ان دونوں کی پیروی کرو ہدایت پا جاؤ گے''۔

ارشاداتِ مرتضوی در فضائل صدیقی

اب خاص حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ارشادات نقل کیے جا رہے ہیں۔ اس میں سب سے پہلے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب پھر آپ کی تمام اُمت پر فضیلت اور اس کے بعد آپ کے خلافت کا بیان ارشاداتِ مرتضوی کی روشنی میں ہوگا۔

1- ابنِ عساکر، تاریخ دمشق الکبیر جزء 32 صفحہ 49
2- ایضاً صفحہ 149

1-سب سے پہلے مسلمان:

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ اس اولیت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اوّل من اسلم من الرجال ابو بکر۔

''مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے''۔(1)

مزید فرماتے ہیں:

''حضرت ابو بکر نے اسلام قبول کرنے کے بعد اسلام کو ظاہر فرمایا اور لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا''۔(2)

2-سب سے بڑے بہادر، سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ:

ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا: بتاؤ کہ سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟ حاضرین نے جواب دیا: کہ آپ سب سے زیادہ بہادر ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں تو ہمیشہ اپنے برابر کے جوڑ سے لڑتا ہوں پھر میں سب سے بہادر کیسے ہوا؟ تم یہ بتاؤ کہ سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟ لوگوں نے کہا: جناب ہمیں نہیں معلوم آپ ہی ارشاد فرمائیں۔ جواباً حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ بہادر (اشجع الناس) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ سنو! جنگ بدر میں ہم نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایک سائبان بنایا۔ ہم نے آپس میں مشورہ کیا کہ (اس سائبان کے نیچے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون رہے گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی مشرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کر دے۔ خدا کی قسم! ہم میں سے کوئی بھی آگے نہیں بڑھا تھا کہ اتنے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ شمشیرِ برہنہ ہاتھ میں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو گئے اور پھر کسی مشرک کو آپ کے پاس آنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ اگر کسی نے ایسی جرأت کی بھی تو آپ فوراً اس پر ٹوٹ پڑے۔ اس لیے آپ ہی سب سے زیادہ بہادر تھے۔(3)

1- جلال الدین سیوطی، مولانا، تاریخ الخلفاء صفحہ 33

2- ایضاً صفحہ 38   3- ایضاً صفحہ 36

شیرِ خدا نے اس کو کہا اشجع الناس
کیا اس سے بڑھ کے اس کی شجاعت کی ہو سند
اس کے ثبات و عزم پہ قربان جایئے
دینِ مبیں پہ آنے نہ دی جس نے کوئی زد

3-صدیقی بہادری پر دوسری علوی گواہی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں: کہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نرغے میں لے لیا اور وہ آپ کو گھسیٹ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ تم ہی وہ ہو جو کہتے ہو کہ خدا ایک ہے۔ خدا کی قسم! کسی کو ان سے مقابلہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور مشرکین کو مار مار کر دھکے دے دے کر ہٹاتے جاتے اور فرماتے جاتے: تم پر افسوس ہے کہ تم ایسے شخص کو ایذاء پہنچا رہے ہو جو یہ کہتا ہے کہ ''میرا پروردگار صرف ایک اللہ ہے''۔ یہ فرما کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر اٹھائی اور (اپنے منہ پر رکھ کر) اتنا روئے کہ آپ کی داڑھی تر ہوگئی۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو ہدایت دے، اے لوگو! بتاؤ کہ مومنِ آلِ فرعون اچھے تھے کہ ابوبکر اچھے ہیں؟ لوگ یہ سن کر خاموش رہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو! جواب کیوں نہیں دیتے؟ خدا کی قسم! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک گھڑی آلِ فرعون کے مومن کی ہزار ساعتوں سے بہتر ہے کیونکہ:

ذالك رجل يكتم ايمانه و هذا رَجُلٌ اَعْلَنَ ايمانهٗ۔

''اس مرد نے اپنے ایمان کو چھپایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے ایمان کا اظہار علی الاعلان کیا''۔ (1)

4-حضرت ابوبکر نرم دل تھے:

ابوسریحہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برسرِ منبر یہ فرماتے ہوئے سنا:

الا ان ابوبكر اَوّاهٌ، منيب القلب، اَلَا انا عمر ناصح اللّٰه فنصحه۔

1- جلال الدین سیوطی، مولانا، تاریخ الخلفاء صفحہ 37

''یقیناً ابو بکر بڑے دردمند، نرم دل اور خدا کی طرف رجوع کرنیوالے تھے اور خبردار حضرت عمر اللہ کے دین کی خیر خواہی کرنیوالے تھے پس اللہ نے ان کی خیر خواہی کی''۔(1)

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

5- جامع القرآن، حضرت ابو بکر:

جمعِ قرآن کے حوالے سے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہمت اور محنت کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِنّ اعظم الناس اجراً فی المصاحفِ ابو بکر ،اِنّ ابابکر کان اول من جمع بین اللوحین۔(2)

''قرآن پاک کے سلسلے میں سب سے زیادہ اجر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ملے گا کہ سب سے پہلے آپ ہی نے اس کو کتابی صورت میں جمع کیا''۔

6- اسلام کی بقا کا سبب حضرت ابو بکر:

جس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جہاد کے ارادے سے اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کی باگ پکڑ کر کہا کہ اے خلیفۂ رسول! کہاں کا ارادہ ہے؟ میں بھی آپ سے وہی کہنا چاہتا ہوں جو جنگِ اُحد میں آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تلوار نیام میں کر لیجیے۔ اب آپ خود کو براہِ کرم مصائب کا شکار نہ کریں اور مدینہ واپس لوٹ چلیں۔

فو اللّٰہ لئن فجعنابك لا يكون للاسلام نظام ابداً۔

''خدا کی قسم اگر آپ کو کوئی نقصان پہنچا تو پھر اسلام بھی باقی نہیں رہے

2- ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر صفحہ 250 جزو 32

3- (i) ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، جزو 32 صفحہ 250 (ii) جلال الدین سیوطی، مولانا تاریخ الخلفاء صفحہ 77

گا"۔(1)

7-ہر نیک کام میں سبقت لے جانیوالے:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہر نیک کام میں آگے بڑھنے کی صفت بیان کرتے ہوئے حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ میں نے جس کام میں بھی سبقت کا ارادہ کیا اس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی سبقت لے گئے"۔(2)

8-بعد والوں پر حجّت:

حضرت علی نے فرمایا کہ قیامت تک بعد میں آنے والے تمام والیوں اور حکام پر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر وعمر کو حجت اور دلیل بنا دیا۔ پس اللہ کی قسم یہ دونوں سب پر سبقت کاملہ لے گئے اور ان دونوں نے بعد میں آنے والوں کو (اخلاص وتقویٰ کے اعتبار سے) مشقت میں ڈال دیا۔(3)

9-اللہ کو سب سے پیارے، صدیقِ اکبر:

حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اس حالت میں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر صرف ایک کپڑا تھا۔ یہ عالم دیکھ کر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَا اَحَدٌ لقی اللّٰہ بصحیفة اَحبُّ منْ ھٰذا المسجّٰی۔

"کوئی صحیفہ والا اللہ کو اتنا محبوب نہیں جتنا یہ ایک کپڑے والا اس کو محبوب ہے"۔(4)

1- (i)ابنِ عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، جز و32، صفحہ 209 (ii) جلال الدین سیوطی، مولانا، تاریخ الخلفاء صفحہ 75

2- جلال الدین سیوطی، مولانا تاریخ الخلفاء صفحہ 59

3- علاء الدین علی المتقی، کنز العمال جلد 13 صفحہ 26

4- جلال الدین سیوطی، مولانا، تاریخ الخلفاء، صفحہ 59

10-محبتِ صدیقِ اکبر کا انعام:

محبتِ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ خوش نصیبوں کو ملتی ہے۔ قیامت کے دن انہیں اس محبت کا کیا انعام ملے گا؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے:

مَنْ اَحَبَّ اَبَا بَکرٍ قَامَ یَومَ الْقِیامَۃِ مَعَ ابی بکر وصار معہ حیث یصیرِ وَمَنْ اَحَبَّ عمر کَانَ مَعَ عمر حیث یصیر وَمَنْ اَحَبَّ عثمان کان مع عثمان فَمن اَحَبَّ ھؤلاء کانَ معھم فی الجنۃ۔(1)

''جس نے حضرت ابوبکر سے محبت کی، قیامت کے دن وہ ان کے ساتھ کھڑا ہوگا اور جہاں وہ جائیں گے ان کے ساتھ جائے گا اور جس نے حضرت عمر سے محبت کی وہ حضرت عمر کے ساتھ ہوگا اور جہاں وہ جائیں گے ان کے ساتھ جائے گا، اور جس نے حضرت عثمان کے ساتھ محبت کی وہ ان کے ساتھ ہوگا اور جس نے ان سب سے محبت کی وہ جنت میں ان کے ساتھ ہوگا''۔

11-ہدایت کے امام ورہنما:

حضرت سیدنا صدیقِ اکبر اور حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما نے امت کی ہدایت اور بہتری کیلئے جو محنت فرمائی اسے خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کانا امامی ھدیً راشدین، مرشدین، مصلحین، منجحین خرجا من الدنیا خمیصین۔

''حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) ہدایت کے امام اور رہنما تھے، (قوم کی) اصلاح کرنیوالے تھے (مقاصدِ خیر میں) کامیاب وکامران تھے دنیا سے بھوکے رخصت ہوئے''۔ (یعنی لالچ میں آکر مال جمع نہیں کیا)(2)

1- علی متقی، کنز العمال، جلد 13 صفحہ 9

2- ابنِ عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، جزو 32، صفحہ 251

12- سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ:

حضرت ابوبکر و حضرتِ عمر رضی اللہ عنہما سنت نبوی پر چلنے کا بڑا اہتمام فرماتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپنے لیے نمونہ سمجھتے تھے۔ ان کے اِن اوصاف کا حضرت علی شیرِ خدا نے اپنے خطبے میں یوں ذکر فرمایا:

ثم استخلِفَ ابوبکر فعمل بعمل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وسنته ثم قبض ابوبکر علٰی خیر ما قبض علیه اَحَدٌ و کان خیرُ ھٰذہ الامةبعد نبیھا ثم استخلف عمر فعمل بعملھما وسنتھما ثم قبض علٰی خیر ما قبض علیه اَحَدٌ فکان خیر ھٰذہ الامة بعد نبیھا و بعد ابی بکر۔

''پھر ابوبکر خلیفہ منتخب ہوئے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ کار کے مطابق عمل درآمد کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق کام جاری رکھا پھر وہ بہترین حالت پر دنیا سے رخصت ہوئے اور وہ اس اُمت کے نبی کے بعد تمام قوم سے بہترین شخص تھے پھر عمر خلیفہ ہوئے۔ حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے طریقۂ کار کے مطابق عمل کیا اور وہ اس اُمت کے نبی اور ابوبکر کے بعد بہترین فرد تھے''۔(1)

13- سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی:

حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ اس قدر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے تھے کہ سننے والے حیران رہ جاتے تھے۔ ایک موقع پر فرمایا:

ھل انا الاحسنة من حسناتِ ابی بکر۔(2)

''میں تو ابوبکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہوں''۔

1- علی متقی، کنز العمال جلد 13 صفحہ 20

2- ابنِ عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، جزو 32 صفحہ 252

جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے:

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جنت میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما داخل ہوں گے جب کہ میں معاویہ (رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ حساب کیلئے کھڑا ہوں گا۔(1)

افضلیتِ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

اب امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے وہ ارشادات نقل کیے جا رہے ہیں جن میں انہوں نے بڑے واضح الفاظ میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد ساری اُمت پر افضلیت بیان فرمائی ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے ہم حضرت محمد بن حنفیہ (2) کی روایت ذکر کریں گے جو امام بخاری سمیت جلیل القدر محدثین نے اپنی کتب میں تحریر فرمائی ہے۔ محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والدِ محترم کی خدمت میں عرض کیا:

اَیُّ النَّاسِ خیر بعد النبیِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: ابوبکر قال: قُلتُ ثم من قال: عمر۔

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ فرمایا: حضرت ابوبکر۔ میں نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ فرمایا: پھر حضرت عمر“۔(3)

15-خیرِ اُمت:

اب حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا ایک ایسا ارشاد نقل کیا جا رہا ہے جو دورانِ خلافت

1- علی متقی، کنز العمال، ج 13، ص 21

2- محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ، حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے بعد حضرت علی المرتضٰی کی تمام اولاد سے افضل ہیں۔ ان کی والدہ محترمہ کا نام خولہ بنت جعفر بن قیس ہے۔ صدیقی دورِ خلافت میں یہ قید ہو کر آئیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا کی گئیں۔ حضرت محمد بن حنفیہ تمام زندگی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بوقتِ وصال حسنین کریمین کو ان کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی تھی۔

3- (i) محمد بن اسمٰعیل بخاری، امام، الجامع الصحیح للبخاری ص 518 ج 1
(ii) ابن ابی شیبہ، مصنف، جلد 12 صفحہ 12 (iii) ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، جزو 32 صفحہ 229

آپ کوفہ کے منبر پر بیان کیا کرتے تھے اور یہ ارشاد محدثین کی ایک عظیم جماعت نے آپ سے روایت کیا ہے، ارشاد یہ ہے:

خیر هذه الامة بعد نبیها ابو بکر و عمر۔

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ساری اُمت سے بہتر ہیں''۔(1)

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ذہبی کا اس روایت کے متعلق بڑا اہم قول نقل کیا ہے، فرماتے ہیں:

هٰذا متواترٌ عن عَلِیٍّ۔(2)

''یہ ارشاد حضرت علی سے تواتر کے ساتھ منقول ہے''۔

ابنِ عساکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ قول یوں نقل کیا ہے:

خیر هٰذهِ الامة بعد نبیها ابو بکر ثم عمر۔(3)

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر ساری اُمت سے بہترین ہیں اور ان کے بعد حضرت عمر''۔

16-ترتیبِ فضیلت بہ ترتیبِ خلافت:

علمائے اہلِ سُنّت کا اس بات پر اجماع اور اتفاق ہے کہ اُمت میں سب سے افضل حضرت ابوبکر، ان کے بعد حضرت عمر، ان کے بعد حضرت عثمان اور ان کے بعد حضرت علی (رضی اللہ عنہم) افضل ہیں۔ یعنی ترتیبِ فضیلت بہ ترتیبِ خلافت ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اکثر ارشادات میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی افضلیت کی صراحت ملتی ہے لیکن تیسری افضل شخصیت کون سی ہے اس کے بارے میں آپ نے فقط یہی فرمایا کہ اگر چاہوں تو تیسرے کا نام بتادوں۔ اب راقم الحروف کی خواہش ہوئی کہ کوئی ایسا ارشاد ملے جس میں صراحت کے

1- (i) احمد بن حنبل، امام، مسند امام احمد بن حنبل، جزو 2 صفحہ 877

(ii) علی متقی، کنز العمال، جلد 13 صفحہ 20

2- جلال الدین سیوطی، مولانا، تاریخ الخلفاء، ص 45

3- ابنِ عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، جزو 32 صفحہ 240

ساتھ تیسری شخصیت کا نام بتایا ہو۔ آخر بسیار تلاش کے بعد ابنِ عساکر کی تاریخ میں یہ ارشاد مل گیا، ملاحظہ فرمائیے:

قاضی شریح روایت کرتے ہیں کہ میں نے برسرِ منبر حضرت علی کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

خیر هذه الامة بعد نبیها ابو بکر، ثم عمر، ثم عثمان، ثم انا۔(1)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں حضرت ابو بکر سب سے بہتر ہیں اُن کے بعد حضرت عمران کے بعد حضرت عثمان اوران کے بعد میں ہوں"۔

ابن عساکر نے آٹھ ایسے ارشادات نقل کیے ہیں جن میں تیسرے نمبر پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی افضلیت کا ذکر ہے۔ یہ ارشادات ابوجحیفہ، عمر بن کریب، عمرو بن حریث، قاضی شریح، اور عبد خیر وغیرہ اصحابِ علی نے حضرت علی سے روایت کیے ہیں۔ طوالت کے خوف سے یہاں نقل نہیں کیے جارہے۔ جو حضرات پڑھنا چاہیں وہ ابن عساکر کی تاریخ دمشق الکبیر جلد 41، صفحہ 104 ملاحظہ فرمائیں۔

17- حضرت علی کی محبت اور شیخین کریمین کا بغض جمع نہیں ہوسکتے:

آج کچھ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن شیخین کریمین رضی اللہ عنہم کی فضیلت کا نہ صرف انکار کرتے ہیں بلکہ ان کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ کیا یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے محب ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مندرجہ ذیل ارشاد کی روشنی میں فیصلہ کیجئے! حضرت ابوجحیفہ جنہیں حضرت علی وہب الخیر کہتے تھے، بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی کی خدمت میں ان کے گھر حاضر ہوا اور یوں مخاطب کیا: اے نبی کے بعد تمام لوگوں سے بہتر! تو حضرت علی نے مجھے فرمایا: ٹھہر اے ابوجحیفہ! خبردار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر وعمر (رضی اللہ عنہما) بہترین شخصیات ہیں۔

لا یجتمع حُبّی و بغض ابی بکر و عمر فی قلبِ مومن و لا یجتمع بغضی و حُبُّ ابی بکرٍ و عمر فی قلب مومن۔(2)

1- ابنِ عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، جزء 41 صفحہ 104

2- علی متقی، کنز العمال، جلد 13 صفحہ 21

"کسی مومن کے دل میں میری محبت اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کا بغض جمع نہیں ہوسکتا اور اسی طرح کسی مسلمان کے دل میں میری دشمنی اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) کی محبت جمع نہیں ہوسکتی"۔

معلوم ہوا! حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی شان میں گستاخی کرنیوالے حضرت علی کی محبت کے دعویدار اپنے دعویٰ میں سچے نہیں۔

18- حضرت ابوبکر کی چار باتوں میں سبقت:

حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ چار کاموں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے بڑھنے کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اِنَّ اَبا بکر سَبَقَنِیْ اِلٰی اَرْبَعٍ لَمْ اُوْتَهُنَّ سَبَقَنِیْ اِلٰی اِنْشَاءَ الْاِسْلَامِ وَقَدَمِ الْهِجْرَةَ ومصَاحِبَتِهٖ فِی الْغارِ وَاِقَام الصَّلٰوةِ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ بالشَّعْبِ یُظْهِرُ اِسْلَامَهٗ وَاُخْفِیْهِ۔(1)

"بیشک ابوبکر چار باتوں میں سبقت لے گئے کہ مجھے نہ ملیں انہوں نے مجھ سے پہلے اسلام آشکارا کیا اور مجھ سے پہلے ہجرت کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یارِ غار ہوئے اور نماز قائم کی۔ اس حالت میں کہ میں اُن دنوں گھروں میں تھا وہ اپنا اسلام ظاہر کرتے اور میں چھپاتا تھا"۔

خلافتِ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

خلافتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کیلئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جو دلیل بیان فرمائی ہے وہ ایسی مضبوط دلیل ہے جس کا کوئی ذی ہوش، عقلمند انکار نہیں کرسکتا۔ فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو میں بھی وہاں موجود تھا، غائب نہیں تھا، بیمار نہیں تھا۔

1- احمد رضا خاں، امام، تنزیہ المکانة الحیدریه عن وصمة عهد الجاهلية، صفحہ 27

الفاظ کے تھوڑے سے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی ہے:

(i) ابنِ عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، جزو 32 صفحہ 191 (ii) علی متقی، کنز العمال جلد 13 صفحہ 25

فرضینا لدنیانا ما رضی به النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم لدیننا۔

''پس ہم اپنے دنیاوی مُعاملات میں بھی ان کی قیادت پر راضی ہو گئے جس طرح رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دین کے بارے میں ان کی امامت پر رضامندی کا اظہار فرمایا''۔(1)

ایک اور موقع پر فرمایا:

''رب العزت جل وعلا نے ہم میں بھلائی جانی پس ابوبکر کو ہمارا والی فرمایا''۔(2)

20- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اطاعت لازمی:

حضرت علی شیرِ خدا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت واطاعت کے ضروری و لازمی ہونے سے متعلق بارہا بیان فرمایا۔ طوالت سے بچتے ہوئے ہم ایک بیان یہاں نقل کر رہے ہیں:

ایک مرتبہ دو شخصوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں ان کی خلافت کے بارے میں سوال کیا کہ کیا یہ کوئی عہد وقرارداد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے یا آپ کی رائے ہے؟ آپ نے فرمایا: بلکہ ہماری رائے ہے، رہا یہ کہ اسباب میں میرے لیے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عہد وقرارداد فرما دیا ہو۔ سو خدا کی قسم! ایسا نہیں، اگر سب سے پہلے میں نے حضور کی تصدیق کی تو سب سے پہلے حضور پر افتراء کرنے والا نہ ہوں گا۔ اگر اسباب میں حضور والا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس کوئی عہد ہوتا تو میں ابوبکر وعمر کو منبرِ اطہر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر جست نہ کرنے دیتا اور بے شک اپنے ہاتھ سے اُن سے قتال کرتا اگرچہ اپنی چادر کے سوا کوئی ساتھی نہ پاتا۔ بات یہ ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ کچھ قتل نہ ہوئے نہ یکا یک انتقال فرمایا بلکہ کئی دن رات حضور کو مرض میں گذرے، مؤذن آتا، نماز کی اطلاع دیتا حضور، ابوبکر ہی کو امامت کا حکم فرماتے حالانکہ میں حضور کے پیشِ نظر موجود تھا۔ پھر مؤذن آتا، اطلاع دیتا، حضور ابوبکر ہی کو امامت کا حکم فرماتے حالانکہ میں کہیں غائب نہ تھا۔

1- ابنِ عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، جزء 32 صفحہ 174

2- احمد رضا خاں، امام، غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصدیق، صفحہ 4

اور خدا کی قسم ازواجِ مطہرات میں سے ایک بی بی نے اس معاملہ کو ابوبکر سے پھیرنا چاہا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مانا اور غضب کیا اور فرمایا تم وہی یوسف والیاں ہو۔ ابوبکر کو حکم دو کہ وہ امامت کرے۔ پس جبکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا۔ ہم نے اپنے کاموں میں نظر کی۔

فاخترنا من رضیہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لدیننا وکانت الصلوٰۃ عظیم الاسلام وقوام الدین۔

''تو اپنی دنیا یعنی خلافت کیلئے اسے پسند کرلیا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دین یعنی نماز کیلئے پسند فرمایا تھا کہ نماز تو اسلام کی بزرگی اور دین کی درستی تھی''۔

لہٰذا ہم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اور وہ اس کے لائق تھے۔ ہم میں کسی نے اس بارہ میں خلاف نہ کیا یہ سب کچھ ارشاد کر کے حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ نے فرمایا: پس میں نے ابوبکر کو ان کا حق دیا اور ان کی اطاعت لازم جانی اور اُن کے ساتھ ہو کر ان کے لشکروں میں جہاد کیا۔ جب وہ مجھے بیت المال سے کچھ دیتے میں لے لیتا اور جب مجھے لڑائی پر بھیجتے میں جاتا اور ان کے سامنے اپنے تازیانے سے حد لگاتا۔(1)

21- خلافتِ صدیقی کو خراجِ تحسین:

نزال بن سبرۃ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے امیر المومنین! آپ ہمیں حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے بارے میں کچھ بتائیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ذالك امرؤ سماہ اللّٰہ الصدیق علٰی لسان جبریل وعلٰی لسان محمد، کان خلیفۃ رسول اللّٰہ علی الصلوٰۃ، رضیہ لدیننا فرضیناہ لدنیانا۔(2)

''حضرت ابوبکر وہ شخصیت ہیں جن کا نام اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبان مبارک سے صدیق رکھا۔ وہ نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ تھے۔ پس جس شخص سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے دینی معاملات

1- احمد رضا خاں، امام، غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصدیق صفحہ 4

2- جلال الدین سیوطی، مولانا، تاریخ الخلفاء صفحہ 30

میں راضی ہوئے ہم اس سے اپنے دنیاوی معاملات کیلئے راضی ہو گئے''۔

حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے وصال کے موقع پر آپ کی خلافت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یوں خراجِ تحسین پیش کیا: اُسید بن صفوان کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر کا انتقال ہوا تو اہلِ مدینہ گریہ وزاری سے مضطرب ہو گئے۔ اور اسی طرح لوگ پریشان ہو گئے جیسے وصالِ نبوی کے دن لوگ پریشان ہوئے تھے تو حضرت علی بن ابی طالب جلدی کرتے ہوئے گریہ کی حالت میں اِنا للّٰہ و انا الیہ راجعون کہتے ہوئے آئے اور فرمانے لگے:

الیوم انقطعت خلافة النبوة۔

''آج کے دن نبوت کی (بلافصل) خلافت ونیابت ختم ہوگئی''۔(1)

گستاخانِ صدیقِ اکبر پر ضربِ حیدری

حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے گستاخوں سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سخت کراہت ونفرت کا اظہار فرمایا بلکہ بعض گستاخوں کو عبرتناک سزائیں دیں۔ نیز اس قبیح جرم کی روک تھام کیلئے جامع مسجد میں برسرِ منبر سخت سزا دینے کا اعلان فرمایا۔ ایسی کثیر روایات اور ارشادات میں سے چند یہاں پیشِ خدمت ہیں۔

22- گستاخ کی جلاوطنی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سب سے پہلے گستاخِ صحابہ، عبداللہ بن سبا(2) کا ذکر کیا گیا کہ وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی شان میں گستاخی کرتا ہے۔ آپ نے ابنِ سبا کو قتل کرنے کے ارادے سے تلوار منگائی۔ پھر (بعض لوگوں نے) کلام کیا (شاید اس کی اصلاح کی اُمید دلائی ہو) پھر یہ ارادہ تبدیل فرما کر حکم دیا کہ اسے شہر سے نکال دو۔ اور فرمایا:

1- ابنِ اثیر جزری، اُسد الغابہ، ج 1، ص 141

2- عبداللہ بن سبا ہی وہ پہلا شخص ہے جس نے سب سے پہلے حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی شان میں گستاخی کی اور ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی۔ اس کا رنگ کالا تھا، یہودی الاصل بتایا جاتا ہے۔ کتبِ تاریخ میں اس کا تذکرہ عبداللہ بن الاسود کے نام سے بھی ملتا ہے۔

لا یساکننی فی بلدٍ انا فیہ فنفاہ الی الشام۔

''جس شہر میں مَیں ہوں اس میں یہ نہیں ٹھہر سکتا پس اسے شام کی طرف نکال دیا گیا''۔(1)

23-اسی کوڑوں کی سزا:

حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا:

لا یفضلنی اَحد علٰی ابی بکر و عمر اِلا جلدتہ حد المفتری۔(2)

''جو شخص بھی مجھے ابوبکر و عمر پر فضیلت دے گا۔ میں اس کو مفتری کی سزا (اسّی کوڑے) لگاؤں گا''۔

24- گستاخوں کیلئے زانی کی سزا:

حضرت علی شیرِ خدا نے گستاخوں کی عبرتناک سزا کیلئے انہیں زانی کی حدّ لگانے کا اعلان فرمایا۔ چنانچہ کنز العمال میں آپ کا یہ ارشاد ان الفاظ میں موجود ہے:

لو اتیت برجل یفضلنی علٰی ابی بکر و عمر لعاقبتہ مثل حد الزانی۔(3)

ایسا شخص جو مجھے ابوبکر و عمر پر فضیلت دیتا ہے اس کو میں زانی کی حد لگاؤں گا''۔

یاد رہے کہ غیر شادی شدہ زانی کی سزا سو کوڑے ہے اور شادی شدہ زانی کی حد سنگسار کرنا ہے۔ اور یہ بھی حکم ہے کہ زانی کو مجمعِ عام میں سزا دی جائے تاکہ دیکھنے والے لوگ عبرت پکڑیں۔ گستاخانِ صدیقِ اکبر کو حضرت علی کی جانب سے یہ سزا دینے کا اعلان فرمانا بھی اسی لیے ہے کہ گستاخوں کی عبرتناک سزا دیکھ کر بقیہ لوگ ایسے قبیح جرم سے دور رہیں۔

1- علی متقی، کنز العمال جلد 13 صفحہ 26

2- (i) جلال الدین سیوطی، مولانا، تاریخ الخلفاء صفحہ 46 (ii) ابنِ عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، جز و 32، صفحہ 252

(iii) علی متقی، کنز العمال، جلد 13 صفحہ 27

3- علی متقی، کنز العمال جلد 13 صفحہ 26

25- گستاخوں کی سزا قتل:

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: کہ آپ تمام لوگوں سے بہتر ہیں۔ حضرت علی نے اسے فرمایا کہ کیا تو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ پھر حضرت علی نے فرمایا کہ کیا تو نے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں دیکھا۔ حضرت علی نے فرمایا: اگر تو کہتا کہ میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے تو میں تیری گردن اُڑا دیتا اور

ولو قلت رائیت ابابکر و عمر لجلدتك۔(1)

''اور اگر تو بیان کرتا کہ ابو بکر و عمر کو دیکھا ہے تو تجھے کوڑے لگاتا''۔

26- گستاخ شریر لوگ ہیں:

حضرت علی شیر خدا نے خبرِ غیب دیتے ہوئے فرمایا:

جو شخص مجھے ابو بکر و عمر سے افضل کہے گا میں ایسے شخص کو کوڑے لگا کر دردناک سزا دوں گا۔ عنقریب آخر زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جو ہماری محبت کا دعویٰ کریں گے۔(والتشیع فینا) اور ہمارے گروہ میں ہونا ظاہر کریں گے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے شریر بندوں میں سے ہیں جو ابو بکر و عمر کو بُرا کہتے ہیں۔(2)

27- گستاخوں سے اظہارِ نفرت:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، گستاخانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے سخت نفرت و حقارت اور ان سے برأت کا اظہار فرماتے تھے۔ دلیل کے طور پر مندرجہ ذیل روایت ملاحظہ فرمائیں:

سُوید بن غفلۃ کہتے ہیں کہ میرا ایک قوم کے پاس گذر ہوا وہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی گستاخیاں کر رہے تھے۔ میں نے جا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر دی اور بتایا کہ ان کا خیال یہ ہے کہ جس چیز کا انہوں نے اعلان کر رکھا ہے وہ بات آپ بھی اپنے سینے میں چھپائے ہوئے

1- ایضاً، صفحہ 26

2- علی متقی، کنز العمال، جلد 13 صفحہ 9

ہیں ورنہ وہ اس کی جرأت کیسے کر سکتے تھے۔ اس قوم میں عبداللہ بن سبا بھی تھا۔ ابن سبا(1) وہ پہلا شخص ہے جس نے (حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے نفرت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی برتری) کا مسئلہ کھڑا کیا تھا۔

اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحمت نازل فرمائے۔ پھر آپ اٹھے، میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے مسجد میں داخل کیا اور خود منبر پر تشریف لے گئے اور اپنی سفید داڑھی شریف پر ہاتھ رکھا۔ آپ کے آنسو بہنے لگے۔ اور ان آنسوؤں سے آپ کی داڑھی مبارک تر ہو رہی تھی۔ آپ مسجد کے مقامات کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے رہے حتیٰ کہ لوگ مسجد میں جمع ہو گئے۔ پھر خطبہ دینا شروع کیا اور فرمایا کہ:

ما بال اقوام یذکرون اخوی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ووزیریہ وصاحبیہ وسیدی قریشٍ وابوی المسلمین وانابریٌ مما یذکرون وعلیہ اعاقب۔

''ایسے لوگوں کا کیا حال ہے جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں بھائیوں اور دونوں وزیروں، دونوں ساتھیوں اور قریش کے سرداروں اور مسلمانوں کے دونوں اکابر کا (تحقیر و تنقیص کے ساتھ) ذکر کرتے ہیں۔ میں ان کی اس حرکت سے بالکل بری ہوں اور میں اس چیز پر سزا دوں گا''۔

مزید فرمایا: یہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں وفاداری کے ساتھ رہے۔ خدا کے حکم کے مطابق حکمرانی کرتے تھے۔ اور زجر و توبیخ کرتے تھے۔ (شریعت کے مطابق) جھگڑوں کے فیصلے کرتے اور سزا دیتے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی رائے کے برابر کسی کی رائے کو اہمیت نہیں دیتے تھے۔ اور نہ ان جیسا کسی کو دوست جانتے تھے۔ اس لیے کہ دین کے معاملے میں ان کی پختہ عزمی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر واضح تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں سے خوشنودی کی حالت میں رخصت ہوئے۔ تمام مسلمان ان سے راضی اور خوش تھے۔ اپنے دستور اور سیرت میں یہ دونوں حضرات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے سے بالکل آگے نہیں بڑھے۔ خواہ یہ معاملہ سرکارِ دو عالم

1- ابتدائی صفحات میں ابن سبا کے گستاخی کے جرم میں ملک بدر ہونے کا ذکر ہو چکا ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی (ظاہری) حیات میں ہوا یا پردہ فرمانے کے بعد۔ اس حال پر ان کا وصال ہوا۔ اللہ دونوں پر رحمت نازل فرمائے۔ پس اس ذات کی قسم جس نے دانہ اور روح کو پیدا فرمایا۔ بلند درجہ کا مومن ہی ان کے ساتھ محبت رکھتا ہے اور بے نصیب، دین سے بے بہرہ شخص ہی ان کے ساتھ بغض وعداوت رکھتا ہے۔ ان کے ساتھ دوستی، نیکی اور خدا کی نزدیکی ہے۔ ان کے ساتھ دشمنی وبدگمانی، دین سے خارج ہونا ہے۔ (1)

علی ہیں اس کے دشمن اور وہ دشمن علی کا ہے
جو دشمن عقل کا، دشمن ہوا صدیقِ اکبر کا

حضرت سیدنا صدیقِ اکبر اور حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہما کی باہمی عقیدت ومحبت

حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے درمیان محبت و الفت کے مظاہر گذشتہ صفحات میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ یہ اہلِ سنت کے اس عقیدہ کی حقانیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ صحابۂ کرام اور اہلِ بیت پاک باہم شیر وشکر تھے۔ نیز آپ نے یہ بھی ملاحظہ فرمایا کہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت وعظمت اور پوری اُمت سے افضلیت کا نہ صرف برملا اعتراف کیا بلکہ واشگاف الفاظ میں اس عقیدے کا اعلان کیا۔ اس عقیدے کے خلاف بولنے والوں کو سخت سزائیں دیں۔ ثابت ہوا کہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے سچے محب وہی ہیں جو ان کے ارشادات کے مطابق عقیدہ رکھتے ہیں اور صحابۂ کرام اور اہلِ بیت کے درمیان مخاصمت کی کہانیاں بیان کرنے والے حضرت علی المرتضٰی کے دشمن اور ان کے نافرمان ہیں۔

اب آخر میں ایک ایسی روایت ملاحظہ فرمائیے جس میں حضرت سیدنا صدیق اکبر اور

1- عبدالعزیز دہلوی، شاہ، تحفۂ اثنا عشریہ، ص 98

الفاظ کے تھوڑے سے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی موجود ہے۔

(i) ابنِ عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، جزو 32، ص 253 (ii) علی متقی، کنز العمال، ص 8، ج 13

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے ایک دوسرے کے فضائل بیان فرما کر اہلِسنّت کے عقائد پر مہرِ تصدیق ثبت کی ہے۔ روح کو تازگی اور ایمان کو پختگی بخشنے والی اس روایت کے راوی حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک دن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کاشانۂ نبوی میں حاضری کیلئے آئے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: دروازہ پر آپ دستک دیجیے۔ حضرت ابو بکر صدیق نے کہا: آپ آگے بڑھیے۔ حضرت علی المرتضیٰ نے کہا: میں ایسے شخص سے آگے نہیں بڑھ سکتا جس کے بارے میں مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

مَا طَلَعَتْ شَمسٌ وَّلَا غَرَبَتْ مِنْ بَعْدِیْ عَلٰی رَجُلٍ اَفْضَلَ مِنْ ابی بَکر الصِّدِیْق۔

''کسی شخص پر سورج طلوع وغروب نہ ہوگا جو میرے بعد ابو بکر صدیق سے افضل ہو''۔ (یعنی میرے بعد ابو بکر صدیق سب سے افضل ہیں۔)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا:

میں ایسے شخص سے آگے بڑھنے کی جرأت کیسے کر سکتا ہوں جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَعْطَیْتُ خیرُ النِّسَاءِ بِخَیْرِ الرِّجَالِ۔

''میں نے سب سے بہتر عورت کو سب سے بہتر شخص کے نکاح میں دیا''۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا:

میں ایسے شخص سے کیسے آگے بڑھوں جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو:

من اراد ان ینظر الٰی صدر ابراھیمُ الْخَلِیلِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی صَدرِ اَبی بَکْرٍ۔

''جو شخص ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے سینہ مبارک کی زیارت کرنا چاہے وہ ابو بکر کے سینہ کو دیکھ لے''۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا:

میں بھلا آپ سے کیسے تقدم کروں جن کے حق میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سنا ہے:

مَنْ اَرَادَ ان ینظر اِلٰی صدرِ اٰدَمَ واِلٰی یُوسُفَ وحُسْنِہٖ واِلٰی مُوسٰی وَصَلٰوتِہٖ واِلٰی عِیسٰی وَزُھْدِہٖ واِلٰی مُحَمَّدٍ (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) وخلقہٖ فلینظر اِلٰی عَلِیٍّ۔

''جو شخص حضرت آدم کا سینہ مبارک، حضرت یوسف اور ان کا حسن و جمال، حضرت موسیٰ اور ان کی نماز، حضرت عیسیٰ اور ان کے زہد وتقویٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء اور آپ کے خلقِ عظیم کو دیکھنا چاہے وہ علی المرتضیٰ کو دیکھ لے''۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسی شخصیت سے پیش قدمی کی جرأت کیسے کروں جس کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ یہ فرمائیں:

اِذا اجْتَمع الْعَالَمُ فِی عَرَصَاتِ القیامَۃِ یَوْمَ الْحَسْرَۃ، والنَّدامَۃِ یُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ الْحَقِّ عَزّوجَلَّ یَا اَبَا بَکْرٍ اُدْخُلْ اَنْتَ وَمَحْبُوبُکَ الجَنَّۃ۔

''جب میدانِ محشر میں حسرت وندامت کے دن تمام لوگ جمع ہوں گے، ایک منادی حق تعالیٰ ﷻ کی جانب سے ندا کرے گا، اے ابوبکر! تم اپنے محبوب کی معیت میں جنت میں داخل ہو جاؤ''۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسے شخص سے تقدیم کیسے کرسکتا ہوں جس کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے خیبر اور حنین کے موقع پر جب آپ کی خدمت میں دودھ اور کھجور کا ہدیہ پیش کیا تو فرمایا:

ھٰذِہٖ ھَدِیَّۃٌ مِّنَ الطَّالِبِ الغالِبِ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِب۔

''یہ ہدیہ طالب وغالب کی طرف سے علی بن ابی طالب کیلئے ہے''۔

حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ سے کیوں کر آگے بڑھوں جب کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کیلئے یہ فرمایا ہو:

اَنْتَ یَا اَبَا بَکْرٍ عَیْنِیْ۔

''ابوبکر تم میری آنکھ ہو''۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسی شخصیت سے کیونکر آگے بڑھوں جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

روزِ قیامت علی جنتی سواری پر آئیں گے تو کوئی ندا کرنیوالا ندا کرے گا۔

یَا مُحَمَّدُ کَانَ لَکَ فِی الدُّنْیَا وَالِدٌ حَسَنٌ وَاَخٌ حَسَنٌ اَمَّا الْوَالِدُ الْحَسَنُ فَاَبُوْکَ اِبْرَاھِیْمُ الْخَلِیْلُ وَاَمَّا الْاَخُ فَعَلِیّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللّٰہُ تعالٰی عنہ۔

''اے محمد مصطفٰی (صلی اللہ علیہ وسلم)! دنیا میں آپ کے ایک بہت اچھے والد، ایک بہت اچھے بھائی تھے، والد ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور بھائی علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسی شخصیت پر کیسے فوقیت حاصل کر سکتا ہوں جس کی بابت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَجِیئُ رِضْوَانُ خَازِنُ الْجِنَانِ بِمَفَاتِیْحِ الْجَنَّۃِ وَمَفَاتِیْحِ النَّارِ وَیَقُوْلُ یَا اَبَا بَکْرٍ اَلرَّبُّ جَلَّ جَلَالُہٗ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ لَکَ ھٰذِہٖ مَفَاتِیْحُ الْجَنَّۃِ وَ ھٰذِہٖ مَفَاتِیْحُ النَّارِ اِبْعَثْ مَنْ شِئْتَ اِلَی الْجَنَّۃِ وَابْعَثْ اِلَی النَّارِ۔

''روزِ محشر جنت کا خازن رضوان جنت اور دوزخ کی چابیاں لے کر ابوبکر صدیق کی خدمت میں پیش کرے گا اور کہے گا اے ابوبکر! رب کریم جل جلالہٗ آپ کو سلام فرماتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ یہ جنت اور دوزخ کی چابیاں اپنے پاس رکھ لو، جسے چاہو جنت میں بھیج دو اور جسے چاہو دوزخ میں بھیج دو''۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسے شخص پر تقدم کیوں کروں جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ جِبْرِیل عَلیه السَّلَامُ اَتَانِی فَقَالَ لِی یا مُحمَّد اِنّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ لَكَ۔ اَنَا اُحِبُّكَ وَاُحِبُّ عَلِیّاً فَسَجدتُ شکراً۔

''جبریل امین علیہ السلام نے مجھے آ کر بتایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کے بعد فرماتا ہے کہ میں تم سے اور علی سے محبت کرتا ہوں۔ اس پر میں نے سجدۂ شکر ادا کیا پھر کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں فاطمہ سے بھی محبت کرتا ہوں، میں سجدۂ شکر بجالایا۔ پھر کہا میں حسن و حسین سے بھی محبت کرتا ہوں۔ میں نے سجدۂ شکر ادا کیا''۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسے بزرگ سے کیسے آگے بڑھوں جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَو وُزِنَ اِیْمَانُ اَبِی بَکْرٍ بِاِیْمانِ اَهْلِ الْاَرْضِ لَرَجَحَ عَلَیْهِمْ۔

''اگر روئے زمین کے تمام لوگوں کے ایمان کا ابوبکر کے ایمان کے ساتھ وزن کیا جائے تو ابوبکر کا ایمان سب سے وزنی ہوگا''۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسی محبوب شخصیت سے کیسے آگے بڑھوں جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی ہو:

''قیامت کے دن علی المرتضیٰ، ان کی اہلیہ اور اولاد اونٹوں پر سوار ہو کر آئیں گے تو لوگ کہیں گے: یہ کون ہیں؟ منادی کہے گا: یہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں، یہ علی بن ابی طالب ہیں''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: بھلا میں ایسی محترم شخصیت سے کیونکر آگے بڑھوں جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: اہلِ محشر جنت کے آٹھوں دروازوں سے یہ آواز سنیں گے:

اُدْخُلْ مِنْ حَیْثُ شِئْتَ اَیُّهَا الصِّدِیْقُ الْاَكْبَرُ۔

''صدیق اکبر! جنت کے جس دروازے سے جی چاہے تشریف لائیں''۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس شخص سے آگے نہیں بڑھوں گا جس کے حق میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہو:

بَیْنَ قَصْرِیْ وَقَصْرِ اِبْرَاهِیْمَ الْخَلِیْلَ قَصْرُ عَلِیٍّ۔

''علی کا محل میرے اور ابراہیم علیہ السلام کے محلوں کے درمیان ہوگا''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس وجیہ مرد سے کیسے آگے بڑھوں جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:

اِنَّ اَهْلَ السَّمٰوٰتِ مِنَ الْکَرُّوْبِیِّیْنَ وَالرُّوْحَانِیِّیْنَ وَالْمَلَاءِ الْاَعْلٰی لَیَنْظُرُوْنَ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

''آسمانوں کے فرشتے، کروبیین، روحانیین اور ملاءِ اعلیٰ روزانہ ابوبکر کو تکتے رہتے ہیں''۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسی شخصیت پر تقدم کیوں کروں جس کے گھر والوں اور خود اس کے حق میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہو:

وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا۔

''اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسے متقی پر کیسے فائق ہوسکتا ہوں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان والاشان ہو:

وَالَّذِیْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ۔

''وہ جو سچ لے کر تشریف لائے اور جنہوں نے ان کی تصدیق کی، یہی وہ لوگ ہیں جو پرہیزگار ہیں''۔

دونوں شخصیات کا باہمی اعزاز واکرام دیدنی تھا۔ ان کا محبت بھرا مکالمہ جاری تھا کہ جبریل امین علیہ السلام رب العالمین کی طرف سے رسول صادق وامین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی:

یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ ساتوں آسمانوں کے فرشتے اس وقت ابوبکر صدیق اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کی زیارت کررہے ہیں اور ان کی ادب واحترام

پر مبنی گفتگو سن رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں حضرات کے حُسنِ ادب حسن اسلام اور حسنِ ایمان کے باعث اپنی رحمت و رضوان سے ڈھانپ لیا ہے۔ آپ ان کے پاس ثالث کی حیثیت سے تشریف لے جائیں۔ چنانچہ حضور تشریف لائے۔ دونوں کی باہمی محبت دیکھکر ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا:

"قسم ہے اس (رب) کے حق کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے، اگر سارے سمندر سیاہی ہو جائیں، درخت قلمیں بن جائیں اور زمین و آسمان والے لکھنے بیٹھ جائیں پھر بھی تمہاری فضیلت اور اجر بیان کرنے سے عاجز رہ جائیں"۔(1)

قلم بیحد اہم موضوع پر اُس نے اٹھایا ہے
بہیں تر ہے عطا کی یہ کتابِ آگہی پرور
مجھے تاریخ کی تھی فکر، یوں فرمایا ہاتف نے
کہو طارق، "زہے اُجلی زبانِ فاتحِ خیبر"
۱۴۲۷ھ

1- ابن مومن شبلنجی، نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار، صفحہ 11

ماخذ ومراجع

1- ابن ابی شیبہ، حافظ — مصنف ابن ابی شیبہ — ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی 1986ء

2- ابن اثیر جزری — اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ — دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1996ء

3- ابنِ عساکر، حافظ — تاریخ دمشق الکبیر — دار احیاء التراث العربی، بیروت، 2001ء

4- ابو عبد اللہ محمد بن یزید، امام — سنن ابن ماجہ — دار الکتب العلمیہ بیروت، 1998ء

5- ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، امام — جامع ترمذی — مطبع مجتبائی، دہلی

6- ابو یعلی احمد بن علی موصلی — مسند ابی یعلی — دار القبلۃ للثقافۃ الاسلامیہ، جدہ، 1988ء

7- احمد بن حنبل، امام — مسند امام احمد — دار المعارف للطباعۃ والنشر، مصر 1948ء

8- احمد بن علی خطیب بغدادی — تاریخ بغداد — دار الکتب العلمیۃ بیروت 1997ء

9- احمد رضا خاں، امام اعلیٰ حضرت — تنزیہ المکانۃ الحیدریہ عن وصمۃ عہد الجاہلیۃ — نوری کتب خانہ، لاہور

10- احمد رضا خاں، امام اعلیٰ حضرت — حدائقِ بخشش — رضا اکیڈمی، بمبئی

11- احمد رضا خاں، امام اعلیٰ حضرت — غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصدیق — رضا اکیڈمی، بمبئی 1418ھ

12- جلال الدین سیوطی، مولانا — تاریخ الخلفاء — انتشارات الشریف الرضی قم، 1411ھ

13- علی متقی، امام، علامہ — کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال — منشورات دار الکتب الاسلامی، حلب

14- غلام حلیم المعروف عبد العزیز دہلوی شاہ — تحفہ اثنا عشریہ — مطبع نولکشور، لکھنو 1907ء

15- محمد بن اسمٰعیل بخاری، امام — الجامع الصحیح — قدیمی کتب خانہ، کراچی، 1381ھ

16- محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری — المستدرک — دائرۃ المعارف النظامیہ، دکن، 1341ھ

17- محمد حسن رضا خاں، مولانا — ذوقِ نعت — انجمن حزب الاحناف، لاہور

18- محمد محب اللہ نوری، صاحبزادہ — مرتضیٰ مشکل کشا، مولیٰ علی — فقیہ اعظم پبلی کیشنز، بصیر پور 2005ء

19- مومن بن حسن شبلنجی، علامہ — نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار — دار الکتب العلمیۃ، بیروت 1418ھ

قطعۂ تاریخِ طباعت

کتاب مُستطاب موسُوم بہ شانِ صدیقِ اکبر بزبانِ فاتحِ خیبر

نتیجۂ فکر: شاعرِ اہلِسُنّت جناب طارق سلطان پوری

سالِ طباعت: **1427ھ/2006ء**

حقیقت ہے کہ وہ تھے شیر و شکر — جلیل القدر اصحابِ پیمبر
روابط تھے قریبی اُن میں قائم — وہ باہم تھے رحیم و لُطف گُستر
وہ آپس میں قرابت دار بھی تھے — خُدا کا یہ کرم تھا خاص اُن پر
صحابہ میں عظیم المرتبت ہیں — ابوبکر و عمر عثمان و حیدر
مکرّم ہر صحابی ہے بلا شک — یہ چاروں ہیں مُعظّم سب سے بڑھ کر
حبیبِ حق تعالیٰ کی ہیں زوجہ — وہ جو ہیں دُخترِ صدّیقِ اکبر
علی کی ساس ہیں بنتِ ابُوبکر — مُحمّد کا علی بیٹا، برادر
عُمر، صہرِ حبیبِ کبریا ہیں — عُمر فارُوق ہیں دامادِ حَیدر
عُمر، ابنِ ابُوطالب کے داماد — علی ہیں فاطمہ زہرا کے شوہر
لحاظ اِک دُوسرے کا تھا دِلوں میں — وہ سب تھے فَیض یابِ شاہِ کوثر
وہ شاگرد اور اُستاد ایک اُمّی — خِرد مندانِ عالم اس پہ ششدر
اُنہیں تعلیم بھی دی تربیت بھی — ازل سے تھے وہ خوش بختی کے پیکر
جو کہتے ہیں، تھے اُن میں اختلافات — وہ ہیں کذّاب، مُفسِد، فِتنہ پرور
مُحِب و مہربان مُخلص وفا کیش — نہ تھی اُن میں کوئی رنجش ذرہ بھر
تعلّق ہو جہاں اس نوعیت کا — کدُورت ہو وہاں سینوں میں کیونکر
حکومت کے نہ تھے وہ آرزومند — نہ تھے وہ طالبانِ دولت و زر
مُصفّٰی ذہن بھی تھے اُن کے، دل بھی — مُجلّٰی اُن کا "باہر" اور "اندر"

خُدا کے مُنتخَب افراد ہیں وہ
کرے گی آدمیّت ناز اُن پر
کوئی طبقہ بھی اُمت کا نہیں ہے
قیامت تک، صحابہ کے برابر
فلاحِ دو جہاں ہے ان کی تقلید
وہ افلاکِ ہدایت کے ہیں اختر

❁

عطاؔ، جس پر کرم رحمٰن کا ہے
نُمایاں اہلِ سُنّت کا نظرور
بُہت عُمدہ کتابیں اس نے لکھیں
ہیں غایت کیف زا جن کے مناظر
عُلُوئے فِکر، اُس کے اَوجِ فن کے
ستائش گر ہَیں اہلِ علم اکثر
کتاب اُس کی یہ تازہ بھی ہے لاریب
حق افزا، معرکہ آرا، منوّر
علی نے کی ہے جو توصیفِ صدّیق
ہَیں اِس میں اُس کے اذکارِ مُعتبَر
علی نے اعتراف اُس کا کِیا ہے
مقامِ یارِ غار، اللہ اکبر
فقیدُ المثل اس موضوع پر ہے
عطاؔ کی یہ کتابِ رُوح پرور
یہ اُس کا ذوقِ تحقیق و تجسس
بہ ہر دَم، ہو نمایاں تر فزُوں تر
اُسے صدّیق کی حاصِل عطا ہو
سدا اُس پر کرم فرمائیں حیدر
طفیلِ بابِ شہرِ علم و عرفاں
کُھلیں اُس پر وفُورِ علم کے در
وہ ہے ممدوح میرا، میں ہوں اس کا
دُعائے نیم شب میں یاد آور
کتاب اُس کی، عزیزِ اہلِ معنیٰ
کرے پروردگارِ یابِس و تر

''علیؔ'' سے اس کی تاریخِ طباعت
۱۱۰

''جہانِ عظمتِ صدّیقِ اکبرؔ''
۱۱۰ + ۱۸۹۶ = ۲۰۰۶ء

(رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)